مفلس کون؟

مدرّس: پروفیسر محمد یونس جنجوعہ

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ :

((اَتَدْرُوْنَ مَا الْمُفْلِسُ؟)) قَالُوْا اَلْمُفْلِسُ فِیْنَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهٗ وَلَا مَتَاعَ، فَقَالَ : ((اِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِیْ یَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ بِصَلَاةٍ وَصِیَامٍ وَزَكَاةٍ وَیَاْتِیْ قَدْ شَتَمَ هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا وَاَكَلَ مَالَ هٰذَا وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا ، فَیُعْطٰی هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ ، فَاِنْ فَنِیَتْ حَسَنَاتُهٗ قَبْلَ اَنْ یُقْضٰی مَا عَلَیْهِ اُخِذَ مِنْ خَطَایَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَیْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِی النَّارِ))(۱)

حضرت ابوہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”کیا تم جانتے ہو مفلس کون ہے؟“ صحابہؓ نے عرض کیا: مفلس ہم اس شخص کو سمجھتے ہیں جس کے پاس روپیہ پیسہ اور مال و متاع نہ ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میری اُمت میں مفلس وہ انسان ہے جو قیامت کے دن نماز‘ روزہ‘ زکوٰۃ اعمال کے ساتھ آئے گا لیکن اس نے کسی کو گالی دی ہوگی‘ کسی پر تہمت طرازی کی ہوگی‘ کسی کا مال کھایا ہوگا‘ کسی کا خون گرایا ہوگا اور کسی کو مارا ہوگا تو اس مظلوم کو اس کی نیکیاں دے دی جائیں گی اور دوسرے کو بھی اس کی نیکیاں دے دی جائیں گی۔ اور اگر اس کے مظالم کی ادائیگی سے قبل اس کی نیکیاں ختم ہو جائیں گی تو ان مظلوموں کی غلطیاں اس پر ڈال دی جائیں گی اور اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔“

اس حدیث میں حقوق العباد کی اہمیت کو واضح کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ نماز روزہ کی پابندی ضرور کرنا چاہیے‘ مگر اخلاقی برائیوں سے بچنا اور دوسروں کے لیے تکلیف کا باعث نہ بننا انتہائی ضروری ہے‘ ورنہ جزا وسزا کے دن رسمی عبادات بھی چھین لی جائیں گی۔

حضور اکرم ﷺ کا انداز تھا کہ سامعین کو متوجہ کرنے کے لیے اکثر آپؐ سوالیہ انداز میں بات کرتے۔ صحابہ کرام ؓ کبھی جواب دیتے اور کبھی لاعلمی کا اظہار کرتے اور آپؐ کی گفتگو سننے کے لیے تیار ہو جاتے۔ اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے حاضرین صحابہ کرامؓ سے پوچھا کہ مفلس کون ہوتا ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا کہ ہمارے ہاں تو مفلس اسے کہتے ہیں کہ جس کے پاس نہ نقدی ہو اور نہ کوئی مال واسباب۔ اس پر آپؐ نے فرمایا نہیں‘ بلکہ میری اُمت کا مفلس تو وہ ہے جو دنیوی زندگی میں نیکیاں تو بہت کما کر لایا ہوگا‘ مگر اُس کے اخلاق اور کردار میں احتیاط نہ ہوگی‘ اس نے حقوق العباد تلف کیے ہوں گے۔ قیامت کے دن حساب کتاب کے وقت جب متاثرین اس سے اپنے حقوق مانگیں گے تو وہ کچھ بھی نہ دے سکے گا۔ چنانچہ حق داروں کو ان کے حقوق کے بدلے

(۱) صحیح مسلم‘ کتاب البر والصلة والآداب‘ باب تحریم الظلم۔

اس شخص کی نیکیاں دی جائیں گی۔ مطالبہ کرنے والے اتنے لوگ ہوں گے کہ اس شخص کی نیکیاں ختم ہو جائیں گی اور ابھی حق دار باقی ہوں گے۔ ان حق داروں کو ان کے حق کے بدلے نیکیاں تو نہ مل سکیں گی مگر عدل کا تقاضا تو پورا کرنا ہوگا' چنانچہ ان کے گناہ اس حق تلف کرنے والے کے سر ڈال کر انہیں خوش کیا جائے گا۔

اس حدیث سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ نماز' روزہ اور دوسرے نیک کام نیکیوں کے انبار لگا دیتے ہیں' مگر اس کے ساتھ ساتھ دوسروں کے حقوق کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔ ورنہ یہ نیکیاں چھن جائیں گی بلکہ دوسروں کے گناہ اس کے کھاتے میں ڈال دیے جائیں گے اور پھر اس کے پاس دوزخ سے بچانے والی کوئی چیز نہ ہوگی۔ ایسا آدمی ہی حقیقی مفلس ہے جو دنیا میں لوگوں کے ساتھ بدسلوکی کرتا رہا' ان کو نقصان پہنچاتا رہا' ان کا مال دھوکے سے کھاتا رہا' رشوت لیتا رہا' جھوٹ بولتا اور غیبت کرتا رہا' چوری اور ڈاکے ڈال کر لوگوں کا مال ہتھیاتا رہا۔ قیامت کے دن اسے ان حق داروں کے حقوق ادا کرنے ہوں گے جو وہ ادا نہ کر سکے گا۔ نتیجتاً وہ بے بسی اور لاچاری کے عالم میں دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔

دنیا میں بالعموم اس شخص کو نیک اور متقی سمجھا جاتا ہے جو نمازیں پڑھتا اور روزے رکھتا ہے خواہ اس کی عملی زندگی کیسی بھی ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ نمازیں اور روزے اسی صورت میں کام آئیں گے جب حقوق العباد کے سلسلہ میں آدمی ہر طرح کی بے اعتدالیوں اور بے انصافیوں سے بچتا رہا ہوگا۔ چور یا رشوت خور دوسرے کا مال چھین کر خوش ہوتے ہیں' جس کا مال چوری ہوتا ہے یا جو رشوت دینے پر مجبور کر دیا جاتا ہے وہ تو پریشان اور غمگین ہوتا ہے کہ میرا مال چھین لیا گیا۔ لیکن یہ بندہ اس وقت خوش ہوگا جب اس کو روپے پیسے یا مال کے بدلے میں نیکیاں ملیں گی یا اس کے گناہ دور کر دیے جائیں گے۔ سچ ہے کہ دنیا ''متاع الغرور'' ہے۔ یہاں جس نے ناجائز طریقے سے دولت کمائی ہے اور جائیداد کا مالک بن گیا ہے جب اس سے دنیا میں لوٹی ہوئی دولت کے بدلے اس کی نیکیاں چھین لی گئیں' حتیٰ کہ اس کے ذمہ دوسروں کے گناہ ڈال دیے گئے تو ایسا آدمی حقیقت میں مفلس اور کنگال ہے۔ اگرچہ دنیا میں وہ مال دار' معزز' خوشحال اور متقی مانا جاتا ہو' لیکن ایسے آدمی کو ہی نبی اکرم ﷺ نے اپنی اُمت کا مفلس بتایا ہے۔

دنیا کی زندگی میں دوسرے کا مال ناجائز طریقے سے کھانا ہی برائی نہیں بلکہ حدیث کی رو سے کسی دوسرے شخص کے ساتھ بدسلوکی کرنا' گالی دینا' غیبت کرنا یا کسی بھی طرح کی بدخواہی کرنا بھی انسان کے لیے مصیبت کا باعث بن جائے گا اگرچہ اس نے دنیا کی زندگی میں عبادت کر کے کتنی ہی نیکیاں کمائی ہوں۔ رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق مؤمن وہ ہے جو دوسروں کے لیے وہی پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔ کوئی شخص نہیں چاہتا کہ اس کا نقصان ہو' پس اسے کسی کو بھی نقصان نہیں پہنچانا چاہیے' ورنہ ایسا کام اُس کی نماز روزے وغیرہ سے کمائی ہوئی نیکیاں رائیگاں کر دے گا۔ الغرض ہر شخص کو اپنا محاسبہ کرتے رہنا چاہیے کہ نیک کام تو وہ کر رہا ہے' مگر اس بات کا بھی خیال رکھے کہ مجھ سے ایسا کوئی فعل سرزد نہ ہو جو میری ان نیکیوں کو برباد کر دے اور مجھے بے چارگی کے عالم میں دوزخ کی آگ میں جانا پڑ جائے' ورنہ حقیقی ناداری اور مفلسی یہی ہوگی۔

❁❁❁